علومِ اسلامیہ اور ڈیجیٹل دنیا
حضرت مولانا حذیفہ صاحب وستانوی
مدیر تنفیذی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار مہاراشٹر
کتابچہ کی خصوصیت:
اس کتابچہ میں قرآن، حدیث، فقہ، عربی زبان، اسلامیات، تحریرات، تقریرات، مواعظ وخطبات، مجلات، مدارس اور دیگر اسلامیات اور اسلامی علوم سے متعلق عربی، اردو، انگریزی کی لاکھوں کتابوں کی تقریباً پانچ سو کے قریب ویب سائٹس اور اپلیکیشنز کو یکجا کر دیا گیا ہے، جسے کلک کرتے ہی آپ بآسانی اس ویب سائٹ اور ایپلیکشن پر پہنچ جائیں گے۔
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار مہاراشٹر
کمپوزنگ اینڈ سیٹنگ: محمد سبحان ارریاوی اشاعتی (دفتر شاہراہ علم)

علومِ اسلامیہ اور ڈیجیٹل دنیا

اللہ رب العزت نے علم کے ذریعہ انسان کو اپنی تمام مخلوقات پر اشرفیت و افضلیت اور اکرمیت عطا کی۔ اسے پڑھنے کے ملکہ کے ساتھ لکھنے کی خصوصیت سے آراستہ کیا، جو اس کا طرۂ امتیاز ہے، اس لیے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام؛ جو کہ اول البشر ہیں، ان کی زندگی کا آغاز علم سے ہوتا ہے۔ اس علم کی برکت سے انسان نے اپنی ظاہری و باطنی دنیا کی منزلوں کو طے کیا اور وہ باطنی و ظاہری دونوں دنیامیں اپنی معراج کو پہنچا، اس کے بعد بھی ابھی وہ کہیں رکنے کو تیار نہیں؛ بدستور آگے ہی بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ حیات بشری کی ترقی کا اہم راز ہی علم ہے، کہ وہ کسی حد پر رکنے کے لیے تیار نہیں؛ جس کو غیب الغیوب کی جستجو سے فلاسفہ نے تعبیر کیا کہ وہ ہر چیز کی کہنہ اور حقیقت تک رسائی کے لیے کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

کتاب سے فدائیت کی حد تک محبت اور عشق؛ یہ علم دوستی کی علامت اور دنیا و آخرت کی ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ جو قوم علم سے آراستہ ہوتی ہے وہ غالب رہتی ہے اور جو قوم علم و کتاب سے اپنے ناطے کو کمزور کرتی ہے وہ مغلوبیت کا شکار ہوتی ہے؛ میرے اس دعوے پر تاریخ شاہد عدل ہے۔ آپ انسانی تاریخ کی ورق گردانی کریں، چاہے وہ تاریخ قدیم ہو یا جدید! یہی بات واضح ہوگی کہ روئے زمین پر صرف اور صرف انسان نے کیوں ترقی کی اور کسی مخلوق نے کیوں نہیں؟ تو بات عیاں ہو جائے گی کہ انسان کو ربِ ذوالجلال نے وسیع علم سے نوازا، جب کہ دیگر مخلوقِ خدا اس سے محروم ہے۔ آدم علیہ السلام کو اس وقت کی افضل مخلوق؛ ملائکہ پر برتری اور فضیلت کیوں دی گئی؟ علم کی وجہ سے۔ اس کے بعد حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے دیگر عام انسانوں پر فضیلت کی وجہ بھی علم و وحی کا نزول ہے۔ امت محمدیہ کی دیگر امتوں پر فضیلت کی وجہ بھی اس کا علم کے ساتھ بے پناہ شغف ہے؛ کیوں کہ اِس امت کی ہدایت کے لیے جس کا مقدس ترین کتاب ”قرآن کریم“ کا نزول ہوا، اس کا آغاز ہی علم سے ہوا، اس لیے اس امت کا لقب ”امت اقرأ“ ہوا؛ جب تک یہ امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے آپ کو علم سے وابستہ رکھا، دنیا پر صالح قیادت وسیادت کے منصب پر فائز رہی۔ مگر جہاں اس نے اپنا رشتہ علم و کتاب سے کمزور کیا قیادت سے محروم کر دی گئی اور مشہور ہوگیا ”امت اقرألا تقرأ“ کہ اقرأ والی امت نے پڑھنا چھوڑ دیا اور اس کی پستی آج ہمارے اور آپ کے سامنے ہے۔

امت مسلمہ کی کتابوں سے والہانہ عقیدت:

مسلمان نے کتاب کی ہمیشہ سچی قدر کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے گرہ میں یہ حکمِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باندھ لیا تھا:

کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو

جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

مسلمان نے حکمت کو واقعی اپنا مال سمجھا تھا، مگر اس کے لیے لوٹ کھسوٹ نہیں کی تھی۔ دنیاوی مال و منال کے لیے تو جنگیں لڑی جاتی ہیں، حملے کیے جاتے ہیں، دوسروں کو مارا اور گرایا جاتا ہے؛ لیکن حکمت کے لیے تو دل کی لگن، روح کا خلوص اور جذبہ وایثار و قربانی چاہیے۔ یہاں تو ایک ذرۂ حکمت کے سامنے تاج و تخت کی بھی کوئی قیمت نہیں ہے اور مسلمان جب تک حکمت کا والہ و شیدا رہا ہے، حصولِ حکومت کے لیے اس نے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کی، اس حقیقت کی تائید اسلامی تاریخ ہی نہیں ، بل کہ دنیا کی ہر تاریخ کرتی ہے۔ میں نے ابھی ابھی جس شاعر کا ایک شعر پڑھا ہے، اس نے مسلمانوں کے زمانۂ عروج کی روداد سناتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ

یہ تھا علم پر واں توجہ کا عالم

کہ ہو جیسے مجروح جویائے مرہم

کسی طرح پیاس ان کی ہوتی نہ تھی کم

بجھاتا تھا آگ ان کی باراں نہ شبنم

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لاد کر

چلے آتے تھے مصر و یوناں کے دفتر

مصر و یونان کے دفتر اونٹوں پہ لاد کر ہسپانیہ چلے آتے تھے۔ آٹھ سو سال تک اونٹ آتے رہے، ہسپانیہ کے بڑے بڑے شہروں میں عظیم کتب خانہ قائم ہوگئے، ان کتب خانوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا تھا، ان کے دروازے رات دن کھلے رہتے تھے

۔معمولی طالب علم ان کتب خانوں میں جاتے تھے اور چند سال بعد ان کتب خانوں کے دیوار کو انتہائی احترام و عقیدت کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔بڑے بڑے حکمراں اپنی آنکھیں ان کے لیے فرش راہ کر دیتے تھے۔

عالمِ اسلام میں علمی قحط کا آغاز:

مگر وقت کے سمندر میں مدو جزر تو آتے ہی رہتے ہیں،مد کے بعد جب جزر آیا تو وہ ساحل تہی دست ہوگیا؛جہاں صدیوں شوق زاراں کی لہریں علم کے تابناک موتی بکھیرا کرتی تھیں؛لہریں اب بھی حرکت کرتی تھیں،لیکن انہوں نے یہ موتی ساحل سے سمیٹ سمیٹ کر ان علاقوں میں پہنچانا شروع کر دیا تھا،جہاں اس سے پہلے جہالت کی تاریکیاں محیط تھیں۔

مسلمانوں کی کتابوں سے محبت اور اس پر ایک حیرت انگیز واقعہ:

میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں اور مجھے اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔میں نے علم کی گہر فشا نیوں کے جس زمانے کا ذکر کیا ہے،اس وقت کتاب کو ایک متاعِ بے بہا سمجھا جاتا تھا۔کاتب جب کوئی نادر روزگار کتاب نقل کر کے بازار میں لے آتے تھے،تو اپنی توقع سے زیادہ قیمت پاتے تھے۔کاتب ایک ایسی ہی کتاب لکھ کر اس جگہ پہنچ گیا،جہاں کتابوں کے پیاسے نئی نئی کتابوں کے تلاش میں جایا کرتے تھے،اس وقت وہاں ایک پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس کوئی درویش بھی کھڑا تھا،وہ اس کتاب کو ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا۔اپنی ساری زندگی میں اس نے پیٹ کاٹ کاٹ کر جو کچھ جمع کیا تھا وہ ایک رومال میں باندھ کر لے آیا تھا،اسے توقع تھی کہ وہ اپنی مطلوبہ کتاب خرید لے گا۔دنیا کے بازار میں یہ خرید و فروخت بھی ایک عجیب شے ہے،جس کے پاس جو کچھ ہوتا ہے،پلے میں باندھ کر لے آتا ہے۔

آپ اس بوڑھی عورت کو کیا کہیں گے،جو یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے لیے ہاتھ میں ایک اٹی لے آئی تھی؟کتنی مضحکہ خیز تھی اس کی حرکت؛مگر ذرا سوچیے یہی اٹی تو اس کی ساری زندگی کا اثاثہ تھی۔گویا وہ اپنی ساری زندگی کا اثاثہ لے کر ماہ کنعان کی روشنی سے اپنے دل کی تاریکی دور کرنا چاہتی تھی۔وہ درویش بھی اپنا سارا جمع جتھا لے آیا تھا،کتاب نیلام ہونے لگی،درویش کے سامنے ایک دولت مند شخص بھی بولی دے رہا تھا۔درویش کب تک اس کا مقابلہ کر سکتا تھا؟مرزا غالب نے شاید ایسے ہی موقع پر کہا ہے:

ہم سے چھوٹا قمار خانہ عشق

واں جو جاویں گرہ میں مال کہاں؟

درویش کی گرہ کا مال شکست کھا گیا، بوڑھے بے سہارے ہاتھ لرز کر رہ گئے، سونے کے ہاتھ سونے سے بہت زیادہ قیمتی کتاب لے گئے، درویش کو شکست کا بہت غم تھا؛ وہ اپنے حجرے میں بیٹھا اپنی تہی دستی پر خاموش ماتم کر رہا تھا، آدھی رات بیت چکی تھی؛ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی، درویش نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ سامنے وہی دولت مند کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہی کتاب نظر آ رہی تھی، جسے وہ خرید کر لے گیا تھا، اس سے پہلے کہ درویش اس سے کچھ کہے... وہ بولا" اس کتاب کے صحیح حق دار تم ہو۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ میں نے یہ کتاب اپنے ہاں لے جاکر تم پر زیادتی کی ہے... تمہارا شوق میری ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔ اِسے میری طرف سے قبول کرو۔"

کتاب کی قدر شناسی:

آپ اسے جذبہ ایثار کی مثال سے تعبیر کر سکتے ہیں اور یقیناً ایسا سمجھنا غلط نہیں ہے؛ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اسے کتاب کی صحیح قدر شناسی کہیں تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور یہ اس اعتبار سے کہ یہاں کتاب کی قدر وقیمت کو دولت کے پیمانے سے نہیں، ذوق وشوق کے معیار پر جانچا گیا ہے۔

کتاب کی قدر شناسی زندہ قوم کی علامت ہے۔ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے لوگ اس کی روشنی اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں اور جب آگے بڑھتے ہوئے قدم رک جائیں تو اس کی حیثیت چراغِ راہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

قوموں کے عروج وزوال میں کتاب کا اہم رول:

قوموں کے عروج وزوال کا کتاب سے بڑا گہرا تعلق رہا ہے؛ جب کوئی قوم کتاب کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگاتی ہے، تو اسے بَرِ پرواز مل جاتے ہیں اور وہ اپنی پرواز میں ستاروں سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ اور جب اس کے ہاتھ کتاب اٹھانے کے متحمل نہیں رہتے تو وہ زمین کی پستیوں میں بھٹکنے لگتی ہے؛ کیوں کہ پرواز تو کتاب نے ہی اسے دیے تھے۔

خالق کا اپنی مخلوق کے لیے سب سے قیمتی تحفہ کتاب:

کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ خالق نے اپنی مخلوق کو جو سب سے بڑی نعمت دی ہے، وہ کتاب ہی کی صورت میں دی ہے، کتاب ہی سے مخلوق نے اپنے خالق کو پہچانا ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ کتب ہی نے قائم کیا ہے۔ کتب ہی نے بتایا ہے کہ کردگارِ حقیقی اپنی مخلوق سے کیا چاہتا ہے اور کتاب ہی نے انسان کو سکھایا ہے کہ وہ خدا کے احکام پر کس طرح عمل پیرا ہو سکتا ہے؟

دنیا میں سب سے زیادہ عظمت کی حامل شئ کتاب ہے:

انقلاب فرانس کے زندہ جاوید انگریز مصنف "کارلائل نیجا" نے کہا ہے:

"اس دنیا میں جتنی پر عظمت چیزیں بنائی گئی ہیں یا بنائی جاسکتی ہیں، ان میں سب سے زیادہ عجیب و غریب، پر عظمت اور حیرت انگیز شئ کتاب ہے۔"

کتب خانوں کا زندہ رہنا قوم کی زندگی پر دال ہوتا ہے:

انسان کتاب لکھتا ہے اور کتاب انسان کا مقدر تحریر کرتی ہے۔ زندہ قوم کی لائبریری زندہ متحرک ہوتی ہے، جس سے ہر لمحہ زندگی کی برکتوں کی شعاعیں پھوٹتی رہتی ہیں اور جب قوم مردہ ہو جاتی ہے تو یہ لائبریری بھی مردہ خانے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کتاب کے ساتھ ساتھ عروج کا بھی انتقال، مشرق سے مغرب کی جانب:

کتاب ہر اس شخص اور ہر اس قوم کے لیے ہے، جو اس کی طرف محبت کا ہاتھ بڑھاتی ہے۔ جب یورپ گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا تو مشرق کی فضاؤں میں علم و حکمت کی تجلیاں ہر جہت بکھرتی چلی گئی تھیں۔ اور جب تجلیوں کے اس کارواں نے مشرق کی فضاؤں سے نکل کر مغرب کا رخ کیا تو ہمارا شاعر درد و غم کے عالم میں پکار اٹھا۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی

جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

(کتاب نمبر: ص۱۰۹- ۱۱۱)

بعثتِ محمدی ﷺ سے قبل کتاب کی روایت محدود تھی:

تاریخ علم پر نگاہ رکھنے والے اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ اسلام سے قبل کتب خانوں کی روایت بہت محدود؛ بل کہ معدوم سی دکھائی دیتی ہے۔ سلطنت اشوریا کے فرماں روا اشوربانی بال کا کتب خانہ نینوا (بابل) میں تھا۔ اس کی کتابیں مٹی کی تختیوں کی صورت میں تھیں۔ ایران میں چندی شاپور کے کتب خانے میں علم نجوم اور طب کے ایک ذخیرے کا ذکر ملتا ہے۔ مصر میں بطلیموسی خاندان کے بادشاہ نے اسکندریہ میں ایک عظیم کتب خانہ بنوایا۔ "تمدن عرب" کے مصنف گستاؤلی بان نے عیسائی کتب خانوں کا تذکرہ کیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ عہد اسلامی سے قبل تاریخ عالم میں کتب خانوں کی روایت مستحکم دکھائی نہیں دیتی...

عہد اسلام اور کتابوں سے عشق:

عہد اسلامی میں امویوں، عباسیوں، عثمانیوں اور مغلوں نے کتاب شناسی کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے عظیم الشان کتب خانے بنوائے۔ عظیم مکاتب اور مدارس کے ساتھ ان کی اصل وجہِ شہرت؛ ان کے کتب خانے ہوتے تھے۔ امرا اور علما کے ذاتی کتب خانوں کے سلسلے میں کیمبرج یونی ورسٹی میں ڈاکٹر احمد شبلی کے تحقیقی مقالے سے مدد لی جاسکتی ہے۔ جن کے مقالے کا اردو ترجمہ "تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ" کے عنوان سے ادارہ ثقافت اسلامیہ نے لاہور سے شائع کیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی مسلمانوں کی علمی روایات اور کتب خانوں کا امین ہے۔ ذیل میں مسلمانوں کے کتب خانوں پر ایک اچٹتی نظر ڈالتے چلتے ہیں...

زمانِ وسطیٰ میں اسلامی دنیا میں لکھنا پڑھنا ہر خاص و عام کا اوڑھنا بچھونا ہوتا تھا۔ اس دور میں مسلمانوں میں شرح خواندگی دنیا میں سب سے زیادہ تقریباً ۱۰۰ فی صد تھی۔ اس طرح کی علمی سرگرمیاں ظہور اسلام سے پہلے ان خطوں میں بھی دیکھنے میں نہ آئیں۔ یونان

میں علمی سرگرمیوں کا صدیوں تک سلسلہ ضرور رہا، مگر وہ اتنا ہمہ گیر کبھی نہ ہوا۔ گنتی کے آٹھ دس شہروں تک محدود رہا، مگر اسلامی دنیا میں عالمی سرگرمیاں وسطی ایشیا سے اسپین تک ۱۰۰ سے زیادہ شہروں میں جاری رہیں۔

اب علما و فضلا کی تعداد کو لیجیے۔ یونان میں آٹھ صدیوں میں صرف سو کے لگ بھگ علمی لوگ پیدا ہوئے، ان کے مقابلے میں اسلامی دنیا میں ابتدائی تین صدیوں میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ علما و فضلا پیدا ہوئے۔ تین صدیوں کے بعد ان کی تعداد میں جو اضافے ہوتے گئے، ان کا شمار نہیں۔

دورِ عروج میں مسلمانوں کا کتابوں کو جمع کرنے کا بے مثال شوق:

آٹھویں صدی سے لے کر گیارھویں صدی تک عالم اسلام میں ہر شخص کو کتابیں جمع کرنے کا شوق؛ بل کہ جنون تھا۔ عالم اسلام کی شاہراہوں پر ہر طرف علمائے اسلام سیاح بن کر علم کی تلاش میں سفر کیا کرتے تھے۔ اسلامی مما لک میں مساجد اور مدارس کے ساتھ اکثر لائبریریاں قائم تھیں۔ ”میکس میرہاف“ کے مطابق قسطنطنیہ میں ۸۰/ سے زیادہ مسجدی کتب خانے موجود تھے۔

عربی دنیا کی سب سے بڑی علمی و ادبی زبان تھی

معروف مغربی مورخ ”ول ڈیورانٹ“ کہتا ہے کہ شاید چین کو چھوڑ کر آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارویں صدیوں میں دنیا بھر میں کتابوں کی اتنی مانگ اور اشاعت نہ تھی جتنی اسلامی مما لک میں تھی۔ مسلمانوں نے عربی زبان کو دنیا کی سب سے بڑی علمی و ادبی زبان بنا دیا تھا۔

قرونِ وسطی میں عالم اسلام اور یورپ کے درمیان کتابوں کا موازنہ

عالمی شہرت یافتہ فرانسیسی دانشور ”ڈاکٹر گستاو لی بان“ تحریر کرتے ہیں: ”جس زمانے میں کتاب اور لائبریری یورپ والوں کے لیے کوئی مفہوم نہ رکھتی تھی اور تمام کلیساؤں میں راہبوں کے پاس پانچ سو سے زیادہ کتابیں نہیں تھیں اور وہ بھی سب مذہبی تھیں، اس وقت اسلامی مما لک میں کافی زیادہ کتابیں اور لائبریریاں موجو تھیں۔

دوسری طرف ۱۳۰۰ء میں عیسائیوں کی سب سے بڑی لائبریری کینٹربری (انگلستان) میں تھی، جس میں صرف پانچ ہزار کتابیں تھیں۔ دوسری کلونی (فرانس) میں تھی؛ جہاں صرف ۵۷۰ کتب تھیں۔ ان کے علاوہ یورپ کے اکثر ممالک کی کسی لائبریری میں سو سے زیادہ کتب نہ تھیں، جبکہ صرف قرطبہ میں سات لاکھ کتابیں تھیں۔

عیسائی یورپ نے بارہ سو (۱۲۰۰) برس میں اندازاً دو سو کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کی ساٹھ لاکھ سے زیادہ کتب جلائیں، جب کہ ہمارے اسلاف نے تصانیف کے انبار لگادیئے تھے۔ کتنے ہی ایسے تھے جنھوں نے سو یا سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ امام غزالی (۱۱۱۱) دو سو۔ ابن عربی (۱۲۴۰) اڑھائی سو۔ ابن تیمیہ پانچ سو۔ جلال الدین سیوطی (۱۵۰۶ء) ساڑھے پانچ سو۔ ابن طولون دمشقی (۱۵۴۶ء) ۷۵۰ کتب کے مصنف تھے۔

آلات طباعت کے نہ ہونے کے باوجود عالم اسلام کے کتب خانوں میں ملینوں کتابیں:

بغداد کی لائبریری "بیت حکمت" میں چالیس لاکھ، قاہرہ کی لائبریری میں ۱۰/لاکھ اور طرابلس کی لائبریری میں تیس لاکھ کتابیں تھیں اور تنہا اسپین میں سالانہ ۸۰، ۷۰ ہزار/کتابیں اکٹھی کی جاتی تھیں۔" جبکہ اس دور میں کتابیں ہاتھوں سے لکھی جاتی تھی آج تو طباعت کے مشنوں کادور ہے تب بھی یہ صورت حال بہت کم ہے۔

مغربی مفکر کا اعتراف سب سے زیادہ اور بجنل اور سب سے بڑھ کر پر مغز کتابیں عربی میں لکھی گئیں:

ایک دوسرے مغربی مورخ سارٹن لکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ گراں قدر، سب سے زیادہ اور بجنل اور سب سے بڑھ کر پر مغز کتابیں عربی میں لکھی گئیں۔

دنیا کی پہلی پبلک لائبریری مسلمانوں نے قائم کی:

دنیا کی پہلی پبلک لائبریری مسلمانوں نے قائم کی۔ تمام بڑے شہروں میں عظیم الشان لائبریریاں موجو تھیں۔ قاہرہ اور طرابلس میں اس دور کی عظیم ترین لائبریریاں تھیں، قاہرہ کی لائبریری میں ۱۰ لاکھ اور طرابلس کی لائبریری میں تیس لاکھ کتب تھیں۔

مسلمان بادشاہوں کی کتابوں سے وارفتگی:

عباسی خلفاعلم کے فدائی تھے۔ ایک مرتبہ مامون الرشید (۸۳۳-۸۱۳ء) نے قیصر مائیکل روم سے ایک معاہدہ کیا، جس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ قسطنطنیہ کافلاں کتب خانہ بغداد بھیجا جائے۔

مصر کے فاطمی خلیفہ الحاکم بامر اللہ نے قاہرہ میں ایک اکیڈمی دار الحکمہ قائم کی۔ اس کی لائبریری میں ۱۶لاکھ کتابیں تھیں۔ لوگ یا تو وہاں بیٹھ کر مطالعہ کرتے یا پھر کتابیں گھر لے جاتے تھے۔ جامع قرطبہ کی لائبریری میں چھ لاکھ کتابیں تھیں۔

خلیفہ الحکم ثانی کو مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ اس کی رائل لائبریری میں چار لاکھ کتب تھیں۔ اس لائبریری کے بک شیلف خوشبودار لکڑی کے تھے۔ اس کے کمروں کی چھت پر دیدہ زیب بیل بوٹے اور فرش سنگِ مرمر کا تھا۔ ریڈنگ روم کے ساتھ والے کمرے میں درجنوں کی تعداد میں کاتب، جلد ساز اور نقاش دن رات کام میں مصروف رہتے۔

کتابوں کا بازار:

قرطبہ میں ۷۰ پبلک لائبریریاں بھی تھیں۔ کتابوں کے خاص بازار تھے، جہاں سناروں کی دکانوں سے زیادہ ہجوم رہتا تھا۔ معمولی ملازم، غلام، بل کہ ہیجڑے بھی مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔

ہر گھر میں کتب خانہ ہوتا تھا:

اس زمانے میں کتابوں کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ ہر پڑھا لکھا فرد کتابوں کو جمع کیا کرتا تھا؛ چناں چہ پبلک لائبریریوں کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں بے شمار نجی کتب خانے ہوتے تھے۔ قرطبہ کے متمول لوگوں کے عالی شان بنگلوں میں ذاتی کتب خانے ہوتے تھے۔ علما، وزرا، امرا اور سلاطین کی ذاتی لائبریریاں ان کے علاوہ تھیں۔ اندلس کے ایک وزیر ابو جعفر احمد بن عباس نے تقریباً ۴/لاکھ کتب جمع کی تھیں، خلفائے فاطمی کی لائبریری میں تقریبا ۶/لاکھ کتب تھیں، اسی طرح عباسی خلفا کے محل میں بہت بڑی لائبریری تھی جس میں کتابوں کی تعداد ۴/لاکھ تھی۔

ایک وزیر کے گھر میں اتنی کتابیں تھی جتنی یورپ کے تمام کتب خانوں میں مجموعی طور پر تھیں:

۱۲۵۸ء میں جب ہلاکو خان نے بغداد کو تباہ کیا اس وقت بغداد میں بے شمار نجی کتب خانوں کے علاوہ ۳۶ پبلک لائبریریاں تھیں۔ شہزادہ صاحب بن عباس کے کتب خانے میں دسویں صدی میں اتنی کتب تھیں جتنی یورپ کے تمام کتب خانوں میں مجموعی طور پر تھیں۔

عالم اسلام کی حیرت انگیز لائبریریاں جہاں قاری کو تمام سہولتیں مہیا تھی:

ہمارے ہاں عجیب و غریب قسم کی لائبریریاں تھیں۔ موصل کے کتب خانے میں پڑھنے والوں کے لیے کتابوں کے ساتھ پڑھنے والوں کو نوٹس بنانے کے لیے کاغذ قلم اور دوات کے علاوہ کھانا بھی دیا جاتا تھا؛ تاکہ کھانے کے لیے گھر نہ جانا پڑے اور وہی وقت وہ مطالعے میں صرف کر سکیں۔ اب بھی دنیا کی کوئی لائبریری اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ ایک حیران کن لائبریری بصرہ میں تھی، جہاں پڑھنے والوں کے وظیفہ مقرر کیے جاتے تھے؛ تاکہ فکر معاش سے آزاد ہو کر مطالعہ کر سکیں۔ اس طرح کی لائبریری پوری دنیا میں آج بھی نہیں۔

منگولوں اور عیسائیوں نے مسلمانوں کی تقریباً ۱۳ کروڑ سے زائد کتب تلف کر دیں:

بد قسمتی سے ان کتابوں کا بہت بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔ ایک اندازے کے مطابق منگولوں اور عیسائیوں نے مسلمانوں کی تقریباً ۱۳ کروڑ سے زائد کتب تلف کر دیں۔ بڑا حصہ جلا دیا گیا اور بہت ہی دریا برد کر دی گئیں۔

اسلامی تہذیب کا عروج:

عظیم مغربی مورخ "ول ڈیورانٹ" (Wil Durant) لکھتے ہیں:

اسلامی تہذیب کا عروج و زوال تاریخ کے نہایت اہم مظاہر میں سے ایک ہے۔ ۷۰۰ء سے لے کر ۱۲۰۰ء تک پانچ صدیوں کے دوران اسلام نے طاقت، نظامِ حکومت، انداز و اطوار کی شائستگی، معیار زندگی، انسانیت پسندانہ قانون سازی اور مذہبی بردباری،

ادب،علم و فضل، سائنس، طب اور فلسفہ میں ساری دنیا کی قیادت کی"۔ ایک اور مقام پر "ول ڈیورانٹ" (Wil Durant) لکھتے ہیں:

"مسلمان، عیسائیوں کی نسبت زیادہ بہتر جنٹلمین تھے۔ وہ اکثر اپنے قول پر قائم رہتے، مفتوحین کے ساتھ زیادہ رحم دلانہ سلوک کرتے اور انھوں نے شاذ ہی کبھی ایسی سنگ دلی دکھائی، جس کا مظاہرہ عیسائیوں نے ۱۰۹۹ء میں یروشلم پر قبضہ کے وقت کیا۔ عیسائی قانون سچائی جاننے کے لیے بدستور شمشیر بازی، آگ یا پانی کی آزمایش جیسے حربے استعال کرتا رہا؛ جب کہ مسلم قانون ایک ترقی یافتہ فقہ اور روشن خیال عدلیہ کو جنم دے رہا تھا۔ مسلمانوں کے مذہب نے اپنے عقیدے کو عیسائیت کی نسبت زیادہ سادہ اور خالص، کم ڈرامائی اور رنگین رکھا، اور نوع انسانی کی فطری کثرت پرستی کو کم رعایت دی۔

تاریخ کے نہایت اعلیٰ ادوار میں ہی کسی معاشرے نے اتنے ہی عرصے میں اتنے زیادہ قابل انسان ... حکومت، تعلیم، ادب، لسانیات، جغرافیہ، تاریخ، ریاضی، فلکیات، کیمیا، فلسفہ اور طب میں پیدا کیے؛ جتنے کہ ہارون الرشید اور ابن رشد کی درمیانی چار صدیوں میں اسلام نے پیدا کیے۔" (اسلامی تہذیب کی داستان)

مسلمان صدیوں سیاسی، سائنسی، اور طبی لحاظ سے ساری دنیا سے آگے اور رہنما ہے:

اسلام کا سورج ساتویں صدی عیسوی میں طلوع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمان تمام دنیا پر چھا گئے۔ وہ صدیوں سیاسی، سائنسی، اور طبی لحاظ سے ساری دنیا سے آگے اور رہنما ہے۔ یہ وہ دور تھا جب مسلمان دل و جان سے اپنے نظریۂ حیات سے وابستہ تھے۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اطاعت گزار تھے۔ نہ صرف عبادات بلکہ اخلاقیات کے ہر شعبے میں قرآن و سنت کے پابند تھے اور ہر فرد پڑھا لکھا تھا۔ حکمران بنیادی اصولوں کے بڑی حد تک پابند اور علم کے شیدائی اور سرپرستی کرنے والے تھے۔ اس طرح مسلمان زندگی کے ہر شعبے میں عروج پر تھے۔ ہم چودھویں صدی (سات سو سال تک کی اور اٹھارویں صدی (ہزار سال سے زائد) تک سیاسی اور فوجی سپر پاور تھے۔ مسلمانوں نے ہر شعبۂ زندگی میں شاندار اور حیرت انگیز کارنامے انجام دیے۔

موجودہ دنیا میں ہر سال تقریباً ۵/ ارب کتابیں چھپتی ہیں:

دنیا کے تمام ممالک میں ہر سال تقریباً ۵ ارب کتابیں چھپتی ہیں۔ بعض اتنی مقبول ہو جاتی ہیں کہ وہ بار بار شائع کی جاتی ہیں۔ چارلس منرو شالڈون کی کتاب ”in his steps“ ۱۸۹۷ء سے اب تک اسی لاکھ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ ”بنجمن سپاک“ کی کتاب ”The commensence Gooky and child care“ کی پچھلے گیارہ سالوں میں ۷۹/ لاکھ جلدیں۔ ”ڈیل کارنیگی“ کی ”How win friends and influince people“ کی پچھلے بیس برس میں پونے انچاس لاکھ اور ”میکائے سپلیسن“ کی کتاب ”my gun is quich“ کی پچھلے سات برس میں چالیس لاکھ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ اس سے ہی آپ ان مصنفوں کی مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ ہے یوروپی اقوام کا شوق مطالعہ ہمارے یہاں اچھی سے اچھی کتاب بھی بمشکل دو چار ہزار نکل پاتی ہے۔

موجودہ دور کی مشہور اور بڑی بڑی لائبیریاں:

برٹش میوزیم میں کتابوں کی صحیح تعداد کا کسی کو علم نہیں ہے، اس سے ہی اندازہ کر لیجیے کہ اگر کتابوں کی الماریوں کو ساتھ ساتھ کھڑا کیا جائے تو ساٹھ میل لمبی قطار بن جائے گی۔ ۱۹۳۱ء میں کتابوں کی ایک مبسوط فہرست تیار ہونا شروع ہوئی ۲۳/ سال کی مسلسل محنت کے بعد ماہرین نے بتایا مکمل فہرست ۲۰۳۶ء میں تیار ہوگی، جس کی دو سو جلدیں ہوں گی، اس وقت تک برٹش میوزیم کی کتابوں کی الماریوں کی قطار اسی میل لمبی ہو جائے گی۔ ایک سرسری اندازے کے مطابق کتابوں کی تعداد لاکھوں تجاوز کر کے کڑوروں میں ہے۔

روسی کتابوں کے معاملے میں بہت بلند مذاق رکھتے ہیں۔ ” لینن اسٹیٹ لائبریری“ میں کتابوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ اور پبلک لائبریری لینن گراونڈ میں ایک کروڑ ہے؛ جب کہ ” امریکی لائبریری آف کانگریس“ واشنگٹن میں ایک کروڑ اور ” پبلک آفس لائبریری نیویارک“ میں ساٹھ لاکھ کتابیں موجود ہیں۔ فرانس میں پیرس کی لائبریری میں ۸۰/ لاکھ، جاپان میں ٹوکیو کی لائبریری میں ۳۵/ لاکھ کتابیں ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ لائبریری آف کانگریس واشنگٹن میں ۳۰ جون سن ۱۹۵۴ء کو کتابوں کی تعداد ایک کروڑ ایک لاکھ ۵۵/ ہزار تین سو سات اور قلمی نسخوں اور خطوط وغیرہ کی تعداد ایک کروڑ ۴۲/ لاکھ ۸۲/ ہزار ۵/ سو ۱۴/ تھی۔

موجودہ دنیا کتابوں کے مطالعہ کا شوق اور اس کا سروے:

دنیا میں خواندہ لوگوں کی تعداد ایک ارب ۳۵/ کروڑ کے قریب ہے، ہر سال ڈھائی کروڑ لوگ پڑھنا سیکھتے ہیں۔ دنیا میں کتب فروشوں کی تعداد کتنی ہے؟ یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہے؛ بہر حال آسٹریلیا میں ہر ۲،۵۴۷/ آدمیوں کے لیے کتابوں کی ایک دکان، ڈنمارک میں چار ہزار کے لئے ایک دکان، آسٹریا میں ۳۴۳ سو، اٹلی میں ۹ ۴ سو، انگلینڈ میں چھ ہزار، روس میں ۸۷/ سو، کینیڈا میں ۱۸ ہزار اور امریکہ میں ہر ۱۸ ہزار ۶۱۶/ آدمیوں کے لیے کتابوں کی ایک دکان ہے۔ ہندوستان پاکستان اس لحاظ سے بہت پسماندہ ہے، یہاں ہر نوے ہزار نفوس کے لئے صرف ایک کتب فروش ہے۔ پاکستان میں پبلشروں اور کتب فروشوں کی تعداد صرف ۸۵۵ ہے۔ ان میں سے ۲۶۷ پبلشر اور کتب فروش صرف لاہور میں، ۱۰۴ کراچی ہیں۔

(نقاط کتاب نمبر ص ۵۴-۵۵)

برطانیہ کی چیریٹی شاپس:

برطانیہ کی چیریٹی شاپس جہاں لوگ ہر روز بلا مبالغہ ہزاروں کتابیں دے جاتے ہیں، کچھ وہیں فروخت ہوتی ہیں، کچھ کتابیں فروخت کرنے والے دنیا کے مشہور ادارے امیزون Amazon کے توسط سے دستیاب ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر میں ان کی فہرستیں دستیاب ہوتی ہیں اور اکثر ہر کتاب کی قیمت صرف ایک پینس ہوتی ہے۔ منافع ڈاک خرچ میں ملنے والی معمولی رقم سے ہوتا ہے۔

برطانیہ جہاں؛ " ہے آن وائی Hay on wye " نامی ایک قصبے میں صرف ایک کاروبار ہوتا ہے۔ وہاں کچھ اور نہیں، صرف اور صرف پرانی، سیکنڈ ہینڈ کتابیں فروخت ہوتی ہیں اور دنیا بھر کے لوگ اور کہیں جائیں یا نہ جائیں، کتابوں سے بھرے بازار دیکھنے " ہے آن وائی " ضرور جاتے ہیں۔ علم مل جائے اور وہ بھی کوڑیوں کے بھاؤ، کون ہاتھ سے جانے دیتا ہے؛ بس اس کے لیے سینے میں علم کی وہ شمع روشن ہو، جس سے محبت کی دعا بچپن سے ہمارے لب پر آتی رہی ہے اور شکر ہے کہ آج تک آئی ہے۔

اردو عربی کتابوں کی بد قسمتی:

بد قسمتی سے یہ سہولت اردو کتابوں کے حصے میں نہیں آتی۔ یہ کتابیں چیریٹی شاپس کو دی جائیں تو وہ ان کو دوبارہ کاغذ بنانے والے اداروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ بس اتنا اطمینان ضرور ہے کہ ان کا وہ حشر نہیں ہوتا، جو برطانیہ میں ہمارے کتنے ہی جاننے والوں کی کتابوں کا ہوا۔ لوگ چل بسے ان کے پسماندگان نے ان کی چھوڑی ہوئی کتابیں کوڑے کباڑ کے پلاسٹک کے کالے تھیلوں میں بھر کر رکھ دیں؛ جنھیں ہر ہفتہ ردی اٹھا کر لے جانے والے لے گئے اور پھر خدا جانے ان کا کیا حشر ہوا۔

ترکوں میں کتابوں سے بڑھتی ہوئی دلچسپی:

رشک آتا ہے ترکی کے اس نظام پر، جہاں لوگ اپنی فالتو کتابیں شیشے کے گھر میں جمع کرا رہے ہیں اور دوسرے لوگ ان سے فیض اٹھا رہے ہیں۔ میں نے ایک اور منظر اسپین میں دیکھا ہے جہاں شام کو جب بازار بند ہو جاتے ہیں، تو شہر کے پارکوں میں کتابوں کی دکانیں کھل جاتی ہیں۔ وہاں دیر تک کتابوں کے شوقینوں کا مجمع لگا رہتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ علم کے قدر دانوں کی نسل قرطبہ کے زوال کے وقت موجود ہوتی، تو اس دور کے عظیم کتب خانوں کے الاؤ جلانے کی اجازت نہ دیتی۔

(نقاط کتاب نمبر ص ۴۸)

خلاصہ:

خلاصہ یہ کہ اللہ دنیوی ترقی اس قوم کو عطا کرتا ہے جسے علم و کتاب سے عشق آپ نے دیکھا جب امت مسلمہ ایمان کی قوت کے ساتھ کتاب سے والہانہ محبت کرتی رہی سربلند رہی مگر جہاں اس نے علم سے ناطہ کمزور کیا ذلت سے دوچار ہوگئی اور مغربی اقوام نے علم و کتاب سے تعلق استوار کیا اور بدستور اس قائم ہے اور ہم ایمان سے کمزور عمل کو سو دور اور علم سے بس معمولی تعلق ہاں کھانے پینے اور موج مستی میں سب آگے عش و عشرت میں مبتلا ہیں سستی اور غفلت کا شکار ہیں تو کہاں ہمیں ترقی اور عروج حاصل ہوگا؟! اس کے لیے تو علم سے رشتہ جوڑنا ہوگا۔

دنیاڈیجیٹل انقلاب کی دہلیز پر:

علوم اسلامیہ کی ڈیجیٹل دنیا سے قبل عصر حاضر کے ڈیجیٹلی انقلاب پر ایک نظر دوڑاتے ہیں۔اس وقت دنیا دوسرے صنعتی انقلاب کی دہلیز پر کھڑی ہے،یہ دوسرا صنعتی انقلاب در حقیقت ڈیجیٹل نوعیت کا ہے اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا دائرہ پہلے صنعتی انقلاب کے دائرے سے زیادہ وسیع ہو گا۔

ڈیجیٹل ترقی کی وجہ سے اب بہت کچھ تبدیل ہونے والا ہے:

ٹیکنالوجی کے شعبے میں غیر معمولی پیش رفت کے باوجود گزشتہ دہائی کے دوران دنیابھر میں پیداوار کا شعبہ کم زور رہا ہے،اس کا مفہوم یہ ہے کہ مشینیں توقعات کے مطابق پیداوار دینے میں ناکام رہی ہیں؛مگر خیر!اب بہت کچھ یا سب کچھ تبدیل ہونے والا ہے۔ جب سے کمپیوٹر ہماری زندگی میں آیا ہے،تب سے مصنوعی ذہانت کے حوالے سے بہت کچھ سوچا جاتا رہا ہے اور اس سلسلے میں عملی سطح پر بھی بہت کچھ کیا گیا ہے۔ابتدا میں مصنوعی ذہانت کو پروان چڑھانے کی رفتار کم تھی اور اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ ابتدائی دور کے کمپیوٹر انسانی ذہن کی سی تیزی سے کام کرنے کے قابل نہ تھے۔"مورز لاء" کے مطابق کمپیوٹر کی ذہانت میں تیزی سے اضافہ ہوتا گیا اور آج ہمارے سامنے ایسے کمپیوٹر موجود ہیں،جو برق رفتاری سے کام کرتے ہیں اور دیا ہوا کام مطلوبہ نفاست اور جامعیت کے ساتھ مکمل کرتے ہیں۔مصنوعی ذہانت کے حوالے سے انسان اب بھی اپنی منزل سے دور ہے،مگر اب امیدیں زیادہ توانا ہیں۔ کمپیوٹر کو مطلوبہ تیزی اور نفاست کے ساتھ استعمال کرنا اب بہت حد تک ممکن ہو چکا ہے،ایسے میں امید کی جانی چاہیے کہ بہت جلد یعنی ایک آدھ عشرے کے دوران ایسے کمپیوٹر بھی تیار کیے جا سکیں گے،جو بالکل انسانی ذہن کی تیزی اور جامعیت کے ساتھ کام کر سکیں۔بہت سے کام مصنوعی ذہانت پر چھوڑ کر انسان اپنے لیے بہتر کام تلاش کر سکتا ہے۔یعنی ایسے کام؛جن کے کرنے سے انسان کا معیار بلند ہو، اُس کے ذہن میں وسعت پیدا ہو اور وہ اِس دنیا کو زیادہ سے زیادہ "قابلِ رہائش" بنانے میں کام یاب ہو۔

ڈیجیٹل دنیامیں تیز رفتاری:

انسانی ذہن جس رفتار سے کام کر سکتا ہے،اُسی رفتار سے کام کرنے والے کمپیوٹر اب روئے ارض پر موجود ہیں۔چند عشروں کے دوران ہارڈویئر کے شعبے میں غیر معمولی ترقی نے انتہائی تیزی سے کام کرنے والے کمپیوٹر تیار کرنا ممکن بنا دیا ہے، کمپیوٹر کی مدد

سے لگائے جانے والے اندازوں کے مطابق انسانی ذہن ایک سیکنڈ میں کروڑوں آپریشنز کر ڈالتا ہے؛ یہ رفتار انتہائی حیرت انگیز ہے، مگر انسان نے ایسے کمپیوٹر تیار کر لیے ہیں، جو فی سیکنڈ ۰.۱ تا ۱۰۰ پیٹافلاپ کی رفتار سے کام کرتے ہیں، یعنی انسانی ذہن کی طرح کمپیوٹر بھی ایک سیکنڈ میں کروڑہا آپریشنز کر گزرتے ہیں اور وہ بھی جامعیت کے ساتھ۔

محققین کا اندازہ ہے کہ ۲۰۴۵ء تا ۲۰۶۰ء تک تمام انسانی کام کمپیوٹر کی مدد سے کیے جانے لگیں گے۔ ایک عشرے کے دوران مصنوعی ذہانت کے شعبے میں غیر معمولی رفتار سے پیش رفت ہوئی ہے؛ بہت کچھ ایسا ہے، جو مصنوعی ذہانت کے بل پر کیا جانے لگا ہے۔

پندرہ بیس برس میں کمپیوٹر خود ہی کتابیں بھی لکھنے لگیں گے:

اِسی طرح فطری طور پر علوم و فنون کے شعبے میں غیر معمولی نوعیت کی تحقیق کمپیوٹر کے ہاتھوں انجام کو پہنچے گی۔ یہ صورتِ حال کتنی خطرناک ہے اِس کا اندازہ کم ہی اقوام کو ہے۔ تبدیلی اِتنے بڑے پیمانے پر آنے والی ہے کہ اُس کے بارے میں سوچنے سے بھی گریز کیا جارہا ہے، کیوں کہ تصور کرنے ہی سے کپکپی طاری ہونے لگتی ہے۔ یہ سب کچھ انسان کے خوابوں کا معاملہ تھا جو اب حقیقت کا روپ دھار رہا ہے۔

کمپیوٹر میں سوچنے اور لکھنے کی صلاحیت کی تیاری:

اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے کہ ٹیکنالوجی کی مدد سے رونما ہونے والا انقلاب سب سے بڑا "جیو پولیٹیکل" انقلاب ہوگا، یعنی سبھی کچھ بدل جائے گا۔ یورپ کے صنعتی انقلاب نے انسان کی جسمانی قوت پر مدار کم کر دیا تھا؛ تاہم ذہن کو ہٹانے میں کامیابی نہیں ملی تھی؛ ٹیکنالوجیکل انقلاب یہ مسئلہ بھی حل کر دے گا۔ یعنی انسانی ذہن کو زیادہ بروئے کار لانے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، یہ ہوگا بہت بڑا انقلاب؛ جب مشینیں خود ہی سوچنے لگیں گی تب انسان کے لیے اپنے وجود کی معنویت کے حوالے سے سب سے بڑا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوگا، کیا سب کچھ مشینوں کے حوالے کر کے انسان گوشہ نشینی اختیار کر لے گا؟

آج بھی یہ سوال کروڑوں افراد کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے کہ کیا واقعی مشینیں؛ یعنی کمپیوٹر انسانی ذہن کی طرح سوچنے کے قابل ہو سکیں گے؟ ہو سکتا ہے کہ ایسا ممکن نہ ہو پائے۔ یعنی انسانی ذہن کی سی سوچنے کی صلاحیت مشینوں میں پیدا نہ ہو سکے؛ لہٰذا

اس حقیقت سے بہر حال انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ زمانہ بہت دور نہیں، جب مشینیں سب کچھ کرنے لگیں گی اور انسان کے لیے اپنے وجود کو اور اس کی معنویت کو برقرار رکھنا انتہائی دشوار ہو جائے گا۔ آنے والے دور میں کسی بھی ملک کے لیے بقا کی ایک ہی صورت ہوگی... مصنوعی ذہانت کے شعبے میں ہوش رُبا نوعیت کی پیش رفت۔

دور جدید اور کتاب:

دورِ جدید میں ہر چیز کی طرح کتاب بھی جدت اختیار کر چکی ہے، وہ کتاب جس کا سفر مٹی کی تختیوں سے شروع ہوا، لکڑی کی چھال، درختوں کے پتوں، جانوروں کی ہڈیوں اور چمڑوں کے اوراق سے ہوتی ہوئی کاغذ کے ورق پر پہنچی۔ مدتوں کاغذ پر راج کرنے کے بعد اب یہ کتاب برقی لہروں میں اپنی جگہ بنا چکی ہے، جسے ای کتاب (ای بک) کا نام دیا گیا ہے۔ اب ای کتاب بھی بیس سے زیادہ فارمیٹ میں دستیاب ہے، ان میں پی ڈی ایف (پورٹ ایبل ڈاکیومنٹ)، الیکٹرانک پبلی کیشن اور کنڈل بکس وغیرہ بہت معروف ہیں۔

اسلامی علوم کی ڈیجیٹل دنیا:

ای بک کی آمد کے بعد علوم؛ برقی لہروں میں تبدیل ہونا شروع ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے یورپ میں بڑی بڑی ڈیجیٹل لائبریریاں وجود میں آگئیں۔ دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عرب کے اہلِ علم نے اسلامی علوم کو ای بک میں تبدیل کرنے کی ٹھانی اور اب تو بے شمار ویب سائٹس موبائل ایپلی کیشنز کتابوں کی ہارڈ ڈیسک وغیرہ تیار ہو چکے ہیں، جس کی مدد سے علوم عربیہ و اسلامیہ کے شائقین کے لیے استفادہ آسان اور سستا ہو چکا ہے۔ لاکھوں کی کتابیں بہت کم قیمت اور بعض اوقات مفت بھی دست یاب ہو جاتی ہیں، مگر افسوس کہ ہم علما و طلبہ کی جماعت میں مطالعہ کا شوق ہی باقی نہیں رہا۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے اسلاف کتابوں کے خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیتے تھے اور آج جب ہمیں آسانی مہیا ہے تو ہم اس سے محروم ہو رہے ہیں۔ تو آئیے ہم آپ کو ڈیجیٹل کتابوں کی دنیا سے واقف کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تحقیق اور ریسرچ سے مسلمانوں کی دوری:

کسی زمانہ میں مسلمان علمی دنیا کے شہوار ہوتے تھے۔ آج کے سائنسی انقلاب کی عمارت انہیں کی بنیادوں پر قائم ہے، مگر افسوس کہ جب پڑھنا لکھنا مشکل تھا، تب ہمارے اسلاف نے بے پناہ محنتیں کیں اور آج جب یہ ساری سہولتیں ہمارے لیے مہیا ہیں، تو ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ تازہ سروے کے مطابق جو سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں، اس میں ملکوں کے اعتبار سے جو ریسرچ ہو رہا ہے وہ کچھ اس طرح ہے:

۱- اسرائیل کے......دس لاکھ میں سے ۸۲۵۰/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۲-سوئزرلینڈ کے......دس لاکھ میں سے ۷۱۵۳/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۳- کوریا کے......دس لاکھ میں سے ۷۱۱۳/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۴-جاپان کے......دس لاکھ میں سے ۵۲۱۰/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۵- جرمنی......دس لاکھ میں سے ۴۸۹۳/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۶- آسٹریلیا کے......دس لاکھ میں سے ۴۵۳۹/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۷-برطانیہ کے......دس لاکھ میں سے ۴۴۳۰/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۸-فرانس کے......دس لاکھ میں سے ۴۳۰۷/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۹- روس کے......دس لاکھ میں سے ۲۹۷۹/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۱۰- ملیشیا کے......دس لاکھ میں سے ۲۲۷۴/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

۱۱-ترکی کے......دس لاکھ میں سے ۱۲۱۶/ لوگ محقق ہوتے ہیں۔

اب غور کریں کسی بھی مسلمان ریاست کا نمبر دس یا گیارہ پر آتا ہے، جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں ہمارا یہ حال ہے ؛جب کہ دہائیوں سے امت اس کے پیچھو دیوانی ہے تو دینی علوم میں تحقیق کا کیا حال ہو گا؟

خلاصہ یہ کہ مسلمان نوجوانوں کو موبائل کے بے جا استعمال کی لت سے نکل کر اس کے صحیح استعمال کی طرف آنا چاہیے اور ڈیجیٹل دنیا میں جو کام ہوا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ خاص طور پر مدارس کے طلبہ ؛جو اپنا قیمتی وقت بے فائدہ چیزوں کے دیکھنے میں صرف کرتے ہیں۔

تو آئیے علوم اسلامیہ کی ویب اور ایپ وغیرہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اردو عربی میں ریسرچ اسکالرز کے لیے انتہائی مفید اور اہم اپیلی کیشنز:

اسلامک اور عربی زبان و ادب کی سہولت کے پیش نظر مفید سافٹ ویئرز اپیلی کیشنز کی گروہ بندی کی گئی ہے اور ان کے لنک ارسال کیے جا رہے ہیں، انہیں آپ اپنے موبائل لیپ ٹاپ میں انسٹال کر سکتے ہیں:

۱:فہم القرآن:

(الف)قرآن ۱۶سطری۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.iroshni.urduquran16lines&hl=en_IN

(ب)اعراب القران۔

https://play.google.com/store/apps/developer?id=simppro&hl=en&gl=US

(ج)الباحث القرانی۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.thedawah.furqan&hl=en&gl=US

۲:فہم الحدیث:

(الف)المکتبۃ الشاملۃ(سیل فون کے لیے)

Link: https://play.google.com/store/apps/details?id=shamela.ws

(کمپیوٹر کے لیے)

(ب)جوامع الکلم (کمپیوٹر کے لیے)

https://archive.org/details/GK4.5_201810

(ج)ایزی قرآن وحدیث(سیل فون)

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.easyquranwahadees.shahzaibahmed.e_quran&hl=en_IN&gl=US

(د)اسلام ۳۶۰(سیل فون)

Link:

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.islam360&hl=en

(ر) مکتبہ جبرئیل (کمپیوٹر کے لیے)

Link: http://www.elmedeen.com/downloads

(سیل فون کے لیے)

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.elmedeen.maktabaji
breel

۳:اردو عربی لغات (ڈکشنریاں)

(الف)اردو تھیسارس۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.urduthesaurus.app

۴: لکھائی مشق:

(الف)کلرنوٹ(Color Note)

کسی بھی قسم کی تحاریر لکھ کر محفوظ کرنے کے لئے مفید ایپلی کیشن،جس میں گوگل بیک اپ کی سہولت میسر ہے.

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.socialnmobile.dictap
ps.notepad.color.note&hl=en

۵:اہم نوٹس،مخطوطات یا کسی بھی کتاب کو سکین کرنے کے لیے نیز اس کی پی ڈی ایف بھی بنا سکتے ہیں.

Fast Scanner

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.coolmobilesolution.f
astscannerfree&hl=en_IN&gl=US

(٦)ایپس،ویڈیوز اور تصاویر وغیرہ شیئر کرنے کے لیے جو شیئر اِٹ کی طرح کام کرتی ہے،مگر بے جا اشتہار اور وائرس سے پاک ہے۔

(Mi Drop(Ad Free

(۷)المكتبة الوقفية (مجموعة للكتب)

أكثر من ۲۰ ألف كتاب

Link:

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.waqfeya.maktabah

شائقین علوم عربیہ کے لیے بہترین تحفہ

خزانة الكتب والبحوث هارڈڈسك کی اصدار ثالث۔

ہارڈ ڈسک ۳ تیرا WD بہترین کالٹی چھوٹی سائز میں مندرجہ ذیل دسیوں ہزار کتابوں پر مشتمل:

۷۵ ہزار کتابیں PDF فارمیٹ میں فنون کی ترتیب سے (فقہ، تفسیر، عقیدۃ، دعوۃ...الخ)۔

۱۸ ہزار کتابیں PDF فارمیٹ میں حروف تہجی کی ترتیب سے۔

۲۷ ہزار رسائل PDF فارمیٹ میں جس پر ۱۳ ملکوں کی ۵۳ یو نیور سیٹیوں نے اعلی ڈگریاں دی۔

المکتبۃ الشاملۃ المدنیۃ ۲۵۰۰۰ کتابیں اکثر PDF فارمیٹ کے ساتھ مربوط۔

المکتبۃ الشاملۃ نسخۃ ممیزۃ ۶۲۳۰۰ کتابیں اکثر PDF فارمیٹ کے ساتھ مربوط۔

المکتبۃ الشاملۃ ۳۰ ہزار کتابیں بغیر PDF فارمیٹ۔

ایک ایسا سافٹ ویئر جو کوئی بھی چیز ۵ سیکنڈ میں المکتبۃ الشاملۃ سے سرچ کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیگا۔

۲۳ ہزار کتابیں PDF فارمیٹ میں وفیات المؤلفین کی ترتیب سے دور جاہلی سے ۱۴۳۵ تک۔

۵۶۰۰ معاصر مولفین کی کتابیں۔

تصنیف و تحقیق کی سہولت کی غرض سے دیوی عشری کی ترتیب سے کتابیں دستیاب ہے۔

۲۰ہزار کتابیں ورڈ فارمیٹ میں حروف کی ترتیب سے.

۱۰ہزار کتابیں ورڈ فارمیٹ میں فنون کی ترتیب سے.

تھسس لکھنے والوں کے لیے متعدد سافٹ وئیر بھی ہیں:

۹۰۰سعودی ریال قیمت ہے

عبد الرحمن الجمیزی (باحث فی المخطوطات) حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر ۰۰۹۶۶۵۰۸۷۹۴۲۷۲

عربی انگریزی کتابوں کے لیے چند مزید مفید ویب سائٹ:

http://www.arrabita.ma

/http://www.alwaraq.net

/http://www.al-eman.com

/http://www.islamport.com

/http://almostaneer.com

/https://naseemalsham.com

/http://www.aslein.net

http://ima.bibalex.org/IMA/presentation/home/list.jsf

/https://ddl.ae

/http://www.digitalbookindex.org

/http://www.freebookcentre.net

/http://www.freeengineeringbooks.com

/http://kadl.sa

/https://wqf.me

/https://kt-b.com

/https://download-story-pdf-ebooks.com

/https://www.wto.org

/https://dp.la

/http://freelibraryonline.com

/https://islamway.net

/https://www.freetechbooks.com

/https://librivox.org

/http://www.al-eman.com

/http://www.saaid.net

/http://elearning.edu.sa

/https://docs.microsoft.com/en-us/learn

/http://wamcp.bibalex.org

/https://www.edraak.org

/http://www.marenet.de/MareNet

/http://www.stats.gov.cn/english

/https://www.ebsco.com

https://www.epa.gov/nscep

https://naturalhistory.si.edu/research/entomology

http://nlvm.usu.edu/en/nav/vlibrary.html

/https://www.ktaab.com

/https://www.doroob.sa/ar

/https://www.coursera.org

https://www.edx.org

/https://www.novoed.com

/https://www.udacity.com

/https://www.open2study.com

/https://www.futurelearn.com

http://elearning.edu.sa/www.canvas.net

/https://gohighbrow.com

/http://www.worldresearchlibrary.org

https://elibraryusa.state.gov/login

/https://tspace.library.utoronto.ca

/https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc

/https://uqu.edu.sa

عربی میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے مفید ویب سائٹس:

نام

لنک

منصة زادی

https://zadi.net

اکادیمیة صناعة المحاور

/https://almohawer.org

اکادیمیة زاد

/http://www.zad-academy.com

برنامج اعداد المفسر

http://www.afaqattaiseer.net/vb/forumdisplay.php?f=814

منصة الاعتقاد برنامج (علم الاعتقاد

/http://www.al-aqidah.com/eatiqad

معهد آفاق التیسیر للتعلیم عن بعد

http://www.afaqattaiseer.net/vb/showthread.php?t=19996#.UYAgF0pXwt

A

تسہیل السنۃ

/http://tsunnah.com

برنامج الکفایۃ

http://alkefayah.com/index.php

اکادیمیۃ رسل السلام

http://www.edialoguec.com/home4

بناء الملکۃ الفقہیۃ

https://twitter.com/OmmaQuranSunna

بناء الملکۃ الحدیثیۃ

https://twitter.com/OmmaQuranSunna

اکادمیۃ تفسیر للدراسات القرآنیۃ

/http://tafsiracademy.com

https://t.me/tafsiracademy

مدکلا (دبلوم المختصر فی تفسیر القرآن الکریم)

http://moddaker.com

منصة طالب العلم

telegram.me/edu_islam

منصة البناء العلمي

https://benaa.islamacademy.net/index.php

/http://www.qaaaf.org

جمعية الأكاديمية الإسلامية الالكترونية، (المقرأة الإلكترونية

/https://maqraa.islamacademy.net

برنامج (التأهيل الفقهي على مذهب الإمام أحمد)

https://t.me/Alta2heel

قراء الجراد

https://twitter.com/qrajrd

مبادرة جرد متون الحنابلة

https://t.co/IdtQpfnNPb

برنامج معاقد الأصول

https://goo.gl/forms/hJmIq06mjOvo2CBw2

https://t.me/ma3a8d_alo9ol

الزاد

alzad1437@gmail.com

معہد الآفاق للبناء العقدی

https://www.youtube.com/watch?v=ZJiyr34TxU4

مشروع قرأة کتب العقیدۃ

https://t.me/al3qeda_readers

منصۃ رواق

/https://www.rwaq.org

اکادیمیۃ إنجلش بلیس

/https://www.englishplace.net

https://www.youtube.com/channel/UCF0XwDk-CMPCygvoVi2IgfQ

منصۃ ادراک

/https://www.edraak.org

برنامج دروب

/https://www.doroob.sa/ar

برنامج صیفی

/https://saifi.hrdf.org.sa

برنامج تمہیر

https://www.hrdf.org.s

صندوق تنمیۃ الموارد البشریۃ(ہدف)مشروع طموح یضمن الاستثمار الناجد فی مواردنا البشریۃ(السعودیۃ)

https://www.hrdf.org.sa

منصۃ مہارۃ

/https://www.maharah.net

اکادیمیۃ النحو

t.me/NahwAcad

emy

https://twitter.com/nahwacademy?lang=ar

المکتبۃ الرقمیۃ السعودیۃ

https://sdl.edu.sa/training/user.pdf

منصۃ سدیم

/https://www.sdeem.org

کورساتی

/http://coursaty.me/all

منصۃ اثرائی

/!#/https://ethrai.sa

منصۃ تفہیم

/https://www.nafham.com

منصۃ باک تقی التعلیمیۃ

https://bactv.ma

منصۃ نون اکادیمی

https://www.non.sa/#/landing

منصۃ ابصر

http://abser.org/Default.aspx

منصۃ ملتقی الدارین

https://www.aldarayn.com/login/index.php

منصۃ وقف اون لاین

https://www.new-educ.com/waqfonline

https://www.new-educ.com/waqfonline

اکادیمیۃ التحریر

http://tahriracademy.org/about

منصۃ معلم

/http://www.moaalem.net/about

اکادیمیة کورسیرا

/https://www.coursera.org

أکادیمیة العمل الحر

/http://foacademy.com

منصة یودیمی

/https://www.udemy.com

منصة إدکس

/https://www.edx.org

أکادیمیة خان التعلیمیة

/https://www.khanacademy.org

منصة Udacity

/https://sa.udacity.com

منصة إدلال

/https://edlal.org

بوابة التعلیم الوطنیة "عین"

/#/https://ien.edu.sa

منصة جسور

http://jusoor.social/Default.aspx

منصة اليسون

/https://alison.com

منصة ليندا

/https://www.lynda.com

منصة ندرس كوم

/https://www.nadrus.com

منصة رفد

/http://refdacademy.com

منصة تمكين

/http://tamkeen-edu.org

منصة شمسنا العربية

/http://www.shamsunalarabia.org

منصة اكتشاف

/https://www.iktshaf.com

أكاديمية الابداع الخليجي للتدريب الإلكتروني

https://www.egulfinnovation.com/index.php

اردو کتابوں کے لیے چند مزید مفید ویب سائٹس:

/http://www.deoband.net

/http://www.deoband.org

/http://deobandnews.wordpress.com

http://www.ahnafmedia.com

/http://darsequran.com

/http://khatm-e-nubuwwat.org

/http://ifa-india.org

/http://darululoom-deoband.com

/http://www.darululoomwaqf.com

/http://www.nadwatululama.org

/http://mazahiruloom.org

/http://www.jamiamazahiruloom.com

/http://www.jamiaqasmia-darululoom-shahi.com

/http://www.darululoomkarachi.edu.pk

/http://www.binoria.org

/http://www.banuri.edu.pk

/http://www.ashrafia.org.pk

/http://jamiaakkalkuwa.com

http://www.farooqia.com

/http://besturdubooks.wordpress.com

http://islamicbookslibrary.net

/http://nmusba.wordpress.com

/https://www.quran-o-sunnah.com

/http://www.elmedeen.com

/http://besturdubooks.wordpress.com/dars-e-nizami

Urdu Books on Ulama-e-Deoband

/https://islamicbookslibrary.wordpress.com

https://besturdubooks.wordpress.com

https://www.nmusba.wordpress.com

/https://rahesunnat.wordpress.com

http://www.deeneislam.com

http://www.dawatilallah.com

http://www.attablig.com

http://www.tauheed-sunnat.com

http://www.islamibayanaat.com

http://www.tamireummat.com

http://www.muftiabdussamiqasmi.in

http://www.shariahboard.net

http://www.islamic-waves.com

http://www.askimam.org

http://www.darulifta-Deoband.org

http://www.haqislam.org

http://www.ownislam.com

http://www.deeniyat.in

http://www.fahmedeen.org

http://www.islamicessentials.org

http://www.tafseer-raheemi.com

http://www.islamictarbiyah.com

http://www.onlineshariah.com

http://www.farooqia.com

http://www.ahnafmedia.com

http://www.islamicwap.in

http://www.idauk.org

http://www.alhaadi.org.za

http://www.majlisedawatulhaq.org.uk

http://www.abulhasanalinadwi.org

http://www.shariat.info

http://www.maarifulquran.net

http://www.scholaris.com

http://www.alameenlibrary.com

http://www.alharamain.gov.sa

http://www.ibnekaseer.net

http://www.abdullahkapodrvi.com

http://www.inter-islam.org

http://www.bhatkallys.org

http://www.najeebqasmi.com

http://www.haqislam.com

http://www.noorehidayat.org

http://www.darulquranwassunnah.org

http://www.rahmatealam.com

http://www.alittehaad.org

http://www.muftishuaibullah.com

http://www.mohammedabdulqavi.com

http://www.practiseislam.com

ضرورت اس بات کی ہے کہ سہولت کے اس دور میں ڈیجیٹل دنیا میں جو کام ہوا ہے، اس سے استفادہ کیا جائے؛ جیسے پہلے زمانہ میں کتب خانہ ہوتا تھا۔ اس دور میں کمپیوٹر سافٹ ویئر، موبائل ایپ، ویب سائٹ اور انٹرنیٹ کی دنیا بھی کتب خانہ کی نئی شکل و صورت ہے۔ وہاں کتابوں کی ورق گردانی کر کے لکھا اور پڑھا جاسکتا تھا اور یہاں نیٹ اور ڈیجیٹل دنیا پر سرچ کر کے لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ جس میں وقت بچتا ہے، محنت بھی کم لگتی ہے اور عمدہ مواد بھی دست یاب ہوتا ہے۔ اسے معیوب نہ تصور کر کے اپنے قیمتی لمحاتِ زندگی کو لغو اور بے فائدہ گیم، واٹس ایپ وغیرہ پر صرف کرنے کے بجائے، مطالعہ پر صرف کرنا چاہیے، تاکہ ہم "خیر الناس من ینفع الناس" کی روشنی میں خلق خدا کے لیے نافع ثابت ہوں اور آخرت میں سرخ رو ہو کر خالق و مالک کے روبرو حاضر ہوں۔ "الحکمۃ ضالۃ المومن حیث وجدہا فھو احق بہا" اور "خذ ما صفی ودع ما کدر" پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

ان سب کے باوجود ورقی کتابوں سے تو ہم کسی صورت میں بے نیاز ہو ہی نہیں ہو سکتے ہر گھر میں لائبریری ہونی ہی چاہیے۔

یہاں احتیاط ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ آپ جس ویب یا ایپ سے استفادہ کر رہے ہیں وہ معتبر ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں ذوقِ علم و شوق مطالعہ سے مالا مال فرمائے۔ عزت و سربلندی ہمارا مقدر بنائے اور اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین!

* * * * * * * * * * * * * *